Return to the article at www.ahmadiyya.org

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجمہ

حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندی

جلد دوم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ہو الشافعی لانہ لم ینتشر فی طباق الارض من
علم عالم قریشی من الصحابۃ وغیرہم ما انتشر
من الشافعی معزوٌّ الی البیہقی فی کتاب المعرفۃ
وخبر دادند کہ از فارس رجال علماء پیدا خواہند
شد کبار محدثین بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد
ونسائی وابن ماجہ و دارمی و دارقطنی و حاکم
وبیہقی وغیر ایشان ہمہ از فارس پیدا شدند و
از فقہاء ابو الطیب وشیخ ابو حامد وشیخ ابو اسحٰق
شیرازی وجوینی وامام الحرمین وامام غزالی
وغیر ایشان از فارس پیدا شدند بلکہ امام ابو حنیفہ
ویاران ماوراء النہر وخراسانی او نیز از اہل
فارس اند و درمیانِ این بشارت داخل و
خبر دادند از آنکہ بر رأس ہر مائۃ مجددے
پیدا خواہد شد وہمچنان واقع شد و بر
سر ہر مائۃ مجددے کہ از سر نو احیائے دین
نمود پدید آمد بر مائۃ اول عمر بن عبد العزیزؒ
جور ملوک را برانداخت و رسوم صالحہ بنیاد
نہاد و بر مائۃ ثانیہ شافعی تاسیس اصول و
تفریع فقہ کرد و بر مائۃ ثالثۃ ابو الحسن اشعری
احکام قواعد اہلِ سنت نمود و با مبتدعان
مناظرہا کرد و بر مائۃ رابعہ حاکم و بیہقی
وغیر ایشان احکام علمِ حدیث نمودند
وابو حامد وغیر ایشان تفریعاتِ فقہیہ آوردند و در
مائۃ خامسہ غزالی راہے جدید پیدا کرد و فقہ و
تصوف و کلام را برہم آمیخت و از میان حقائق
این فنون نزاع برخاست و در مائۃ سادسہ امام
رازیؒ اشاعتِ علم کلام کرد و اما نووی احکام
علمِ فقہ و ہمچنان تا حال بر سر ہر مائۃ مجددے پیدا
شدہ آمدہ است بالجملہ نصیب متفطن فقیہ

امام شافعیؒ ہیں کیونکہ روئے زمین پر کسی عالم قریشی کا علم
صحابہ اور غیر صحابہ میں سے نہیں پھیلا ہے جس قدر شافعیؒ
سے پھیلا ہے۔ کتاب المعرفہ میں یہ حدیث بیہقی کی طرف منسوب
ہے۔ اور آپؐ نے خبر دی کہ فارس سے رجال علماء پیدا ہوں گے
بڑے بڑے محدثین بخاری، مسلم، ترمذی و ابوداؤد، نسائی
اور ابنِ ماجہ، دارمی اور دارقطنی و حاکم اور بیہقی اور ان کے
علاوہ اور بھی سب فارس سے پیدا ہوئے۔ اور فقہاء میں
سے ابو طیب اور شیخ ابو حامد اور شیخ ابو اسحٰق شیرازی اور
جوینی و امام الحرمین اور امام غزالیؒ اور دوسرے حضرات
فارس سے پیدا ہوتے بلکہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے یاران
ماوراء النہر و خراسانی بھی اہلِ فارس میں سے ہیں اور اس
بشارت میں داخل ہیں۔ اور آپؐ نے اس امر کی خبر دی کہ ہر
صدی کے سرے پر ایک مجدد پیدا ہوگا اور ایسا ہی واقع
ہوا اور ہر صدی کے سرے پر کوئی ایسا مجدد ظاہر ہوتا
رہا کہ جس نے از سرِ نو دین کا احیاء کیا۔ پہلی صدی میں
عمر بن عبد العزیزؒ نے بادشاہوں کی زیادتیوں کی بیخ کنی
کی اور رسومِ صالحہ کی بنیاد ڈالی۔ دوسری صدی میں امام
شافعیؒ نے اصول و فروعِ فقہ کی بنیاد ڈالی۔ اور تیسری
صدی میں ابو الحسن اشعریؒ نے قواعدِ اہلِ سنت کو محکم کیا
اور اہلِ بدعت کے ساتھ بہت سے مناظرات کئے۔ اور چوتھی
صدی میں حاکم اور بیہقی اور دوسرے حضرات نے علمِ حدیث
کو مضبوط کیا اور ابو حامد (اسفرائینی) اور دوسرے علماء نے
تفریعاتِ فقہیہ کو واضح کیا۔ اور پانچویں صدی میں غزالی
(یعنی امام محمد غزالیؒ) نے ایک نئی راہ پیدا کی اور فقہ
و تصوف اور کلام کو آپس میں ملا دیا اور ان فنون کی
حقائق میں جو نزاع تھا اس کو برطرف کیا۔ اور چھٹی صدی
میں امام رازیؒ نے علمِ کلام کی اشاعت کی۔ اور امام نوویؒ
نے علمِ فقہ کو مضبوط کیا۔ اور اسی طرح اب تک ہر صدی کے
سرے پر ایک مجدد ہوتا آیا ہے۔ بہر کیف دین کی سمجھ رکھنے والے

besturdubooks.wordpress.com

وحفظ قرآن را وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ و وعدۂ او واجب الوقوع است و میگوئیم کہ لطف تقاضا میکند کہ ملت را حافظے باشد اما این حافظ سہ چیز میتواند شد یکی آنکہ خود متکفل حفظ باشد پس ہمیشہ دفعۃً بعدَ دفعۃ تقریبی احداث فرماید از غیب بالقاء در قلب مردے کہ امر کند بمعروف و نہی از منکر و القاء در قلب قوم انقیاد او را قال اللہ تعالےٰ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ و قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یُبْعَثُ فِیْ کُلِّ مِأَۃٍ فِیْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ مَنْ یُّجَدِّدُ دِیْنَہَا دوم آنکہ اُمتِ مرحومہ را من حیث المجموع خاصیتے باشد کہ بر ضلالت مجتمع نشوند کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ سیوم شخصے را معین کنند کہ اقامت دین فرماید و چنانکہ شیعہ میگویند کہ لطف گاہی ظہور امام معصوم است و آن اکمل انواع لطف است و گاہی در وجود او بہ اخفا و آن نیز از اصل لطف خالی نیست ما میگوئیم کہ گاہی خدا تعالےٰ ہر سہ نوع حفظ را جمع میفرماید و آن اکمل انواع لطف است آن در ایامِ خلافتِ رحمت و خلافتِ نبوت است و گاہی بر دو نوع اول اکتفا می نماید زیراکہ اصل لطف بآن مؤدّی مے شود و در مقدمۂ ثالثہ نیز مساعدہ می کنیم بنوعے از تغیر پس می گوئیم کہ اگر لطفِ الٰہی تعینِ شخصے را کہ حافظ ملت باشد تقاضا فرماید لابد است ازان کہ مُبشَّر بکثرتِ علوم و بعلوِ درجہ در آخرت باشد تا لطف متحقق گردد و عصمت بمعنی کہ

قرآن کی حفاظت کا وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (اور ہم قرآن کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں) اور اُس کا وعدہ واجب الوقوع ہے (یعنی اُس کا پورا ہونا ضروری ہے) اور ہم (بھی) کہتے ہیں کہ لُطف تقاضا کرتا ہے کہ ملّت کا کوئی محافظ ہو۔ مگر یہ محافظ تین چیز ہوسکتی ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ خود حفاظت کا متکفّل ہو کہ وہ ہمیشہ بار بار ایسی صورت غیب سے پیدا فرماتا رہے کہ وہ کسی مرد کے قلب میں القاء فرماتا رہے کہ وہ نیک کاموں کا امر اور بُرے کاموں سے منع کرتا رہے اور قوم کے قلوب میں اُس کی فرمانبرداری کا القاء کرتا رہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر صدی میں اس امت کے پاس ایک ایسا شخص بھیجا جائیگا جو اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔ دوسری چیز ہے کہ اُمتِ مرحومہ میں بحیثیتِ مجموعی یہ خاصیت ہو کہ وہ گمراہی پر متفق نہ ہوں جیساکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمّت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ تیسری چیز یہ ہے کہ حق تعالےٰ کسی شخص کو معیّن فرمائیں کہ وہ اقامتِ دین فرمائے اور جیساکہ شیعہ کہتے ہیں کہ "ایک لُطف گاہ امام معصوم کا ظہور ہے اور وہ لطف کی کامل ترین نوع ہے اور کبھی اُس کے وجود میں اِخفا ہوتا ہے اور وہ بھی اصل لُطف سے خالی نہیں ہے"۔ ہم کہتے ہیں کہ کبھی حق تعالےٰ حفاظت کی تینوں انواع کو جمع فرما دیتا ہے اور وہ لطف کی انواع میں کامل ترین نوع ہے اور اُس کا ظہور ہوتا ہے خلافتِ رحمت اور خلافتِ نبوّت کے ایام میں۔ اور کبھی دو نوعِ اوّل پر اکتفاء کر لیتا ہے کیونکہ اصل لُطف اس سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور تیسرے مقدمہ میں بھی ہم اُن کا ساتھ دیتے ہیں تھوڑے سے تغیّر کے ساتھ تو ہم کہتے ہیں کہ اگر لطف الٰہی کسی ایسے شخص کے تعیّن کا تقاضا فرمائے جو مِلّت کی حفاظت کرنے والا ہو تو ضروری ہے کہ اُس کے بارے میں (دنیا میں) کثرتِ علم کی بشارت ہو اور آخرت میں بلند مقام کی بشارت ہو تاکہ لطف متحقق ہو۔ اور عصمت کا جس معنے میں

www.besturdubooks.wordpress.com